حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

حج ایک سراپا عشق وعبادت

جناب باری عز اسمہ کی وہ صفات جو کہ مقتضی معبودیت ہیں' ان کا مرجع دو باتوں کی طرف ہوتا ہے' اول مالکیت نفع وضرر' دوئم محبوبیت' اول کو جلال سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے' اور ثانی کو جمال سے' مگر یہ تعبیر ناقص ہے' جلال محض مالکیت ضرر پر متفرع ہوتا ہے' جس طرح جمال اسباب محبوبیت میں سے ایک سبب ہے' وجوہ محبوبیت علاوہ جمال کے کمال قرب احسان بھی ہیں' سبب اول یعنی مالکیت نفع وضرر کا اقتضاء معبودیت حدود عقل میں رہ کر ہونا ضروری ہے' اس معبودیت میں عابد کی ذاتی غرض چونکہ باعث عبادت ہوتی ہے' یعنی طمع یا خوف یا دونوں' اس لئے یہ عبادت اس قدر کامل نہ ہوگی' جس قدر وہ عبادت جس میں محض ارضاء معبودیت مقصود ہو' ظاہر ہے کہ مجبوب کی جو کچھ طاعت اور فرمانبرداری کی جاتی ہے' اس سے محض اس کی رضا مطلب ہوتی ہے' لہذا ضروری تھا کہ دونوں قسموں کی عبادتیں دین کامل میں ملحوظ ہوں' قسم اول پر متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول نماز وزکوٰۃ ہیں اور قسم ثانی پر متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول روزہ اور حج ہیں' روزہ محبوبیت کی منزل اول اور حج منزل ثانی ہے' تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عاشق پر اولین فریضہ یہی ہے کہ اغیار سے قطع تعلق کیا جائے جو کہ روزہ میں ملحوظ رکھا گیا ہے' دن کو اگر صیام کا حکم ہے تو رات کو قیام کا' اور آخر میں اعتکاف نے آکر رہے سہے تعلقات کا بھی خاتمہ کر دیا' بحکم من شھد منکم الشھر فلیصمہ اور من قام رمضان ایمانا (الحدیث) اگر استیعاب صوم رمضان کا پتہ چلتا ہے تو بحکم احی لیلہ ومن صام رمضان (الحدیث) وغیرہ استیعاب قیام رمضان کا بھی پتہ چلنا ضروری ہے' اور چونکہ کمال صومی کے لئے محض مالوفات ثلاثہ کا جو کہ اصل الاصول' ترک مطلوب نہیں' بلکہ ان کے علاوہ معاصی اور مشتہیات نفسانیہ کا ترک بھی مقصود ہے۔ من لم یدع قول الزور (الحدیث) اور رب صائم لیس لہ من صومہ الا الجوع (الحدیث) اس کے شاہد عدل ہیں' جب ترک اغیار کا اثبات (جو کہ منزل عشق کی پہلی گھاٹی ہے) ہوگیا' اس کے بعد ضروری ہے کہ دوسری منزل کی طرف قدم بڑھایا جاوے' یعنی کوچہ محبوب اور اس کے دار و دیار کی جبہ سائی کا فخر حاصل کیا جاوا' اس لئے ایام صیام کے ختم ہوتے ہی ایام حج کی ابتداء ہوتی ہے' جن کا اختتام ایام نحر (قربانی) پر ہے' کوچہ محبوب کی طرف عاشق کا سفر کرنا جس نے تمام اغیار کو ترک کر دیا ہو اور سچا عشق کا مدعی ہو' معمولی طریقہ پر نہ ہوگا' نہ اس کو سر کی خبر ہوگی نہ پیر کی' نہ بدن کے زیب وزینت کا خیال ہوگا نہ لوگوں سے جھگڑا اور لڑنے کا ذکر۔ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔ کہاں عشق اور کہاں آپس کے جھگڑے اور لڑائیاں' کہاں قلبی اضطراب اور کہاں شہوت پرستی اور آرام طلبی' نہ سرمہ کی فکر ہوگی نہ خوشبو اور تیل کا دھیان' اس کو آبادی سے نفرت جنگل اور جنگلی جانوروں سے الفت ہونی ضروری ہے۔ وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما۔

سیر وشکار جو کہ کارِ بیکاراں ہے' ایسے عشاق اور مضطر نفوس کے لئے بے حد نفرت کی چیز ہوگی۔ واذا حللتم فاصطادوا۔ اس کی تو دن رات کی سرگرمی معشوق کی یاد' اس کے نام کو جپنا' اپنے تن بدن کو بھلا دینا دوست احباب' عزیز و اقارب' راحت و آرام کو ترک کر دینا' نہ خواب آنکھوں میں بھلی معلوم ہوگی' نہ لذائذ اطعمہ اور خوشبودار اور خوش ذائقہ اشربہ والبسہ کا شوق ہوگا۔ یداری هواه ثم یکتم سره　ویخشع فی کل الامور ویخضع
وہ اس کی محبت خوش اسلوبی سے نباہتا رہتا ہے' پھر اس کے راز پر پردہ پوشی کرتا رہتا ہے' اور تمام حالات میں مطیع وفرمانبردار رہتا ہے۔ جوں جوں دیار محبوب اور ایام وصال کی قربت ہوتی جائے گی' اسی قدر ولولہ اور فریفتگی اور جوش جنون میں ترقی ہوتی رہے گی۔ وعدہ وصل چوں شود نزدیک　آتش شوق تیز تر گردد

ان دنوں جوش جنوں ہے ترے دیوانے کو　لوگ ہر سو سے چلے آتے ہیں سمجھانے کو
خونِ دل پینے کو اور لختِ جگر کھانے کو　یہ غذا دیتے ہیں جاناں ترے دیوانے کو
نو بہاراست جنوں چاک گریباں مددے　آتش افتاد بجاں جنبش داماں مددے

قریب پہنچتے ہیں (میقات پر) تو اپنے رہے سہے میلے کچیلے کپڑوں کو پھینک دیتے ہیں' اس وادی عشق میں گریباں اور دامن سے کیا کام۔ ہم نے تو اپنا آپ گریباں کیا ہے چاک　اس کو سیا سیا نہ سیا پھر کسی کو کیا
دن ورات محبوب کی رٹ پپیہا کی طرح لگی ہوئی ہے۔ (تلبیہ پڑھ رہے ہیں)

رٹت پھرے پیو پیو کنارے　ہمرے پیا تو بدیس سدھارے
برہا روگ سے تلپت جیو　اب جن بول پپیہا پیو

اگر غم ہے تو محبوب کا' اگر ذکر ہے تو معشوق کا' اگر طلب ہے تو پیو کا' اگر خیال ہے تو دلبر کا۔
عشق میں تیرے کوہ غم سر پر لیا جو ہو سو ہو　عیش ونشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

کوچہ محبوب میں پہنچتے ہیں تو اسکی در ودیوار کے اردگرد پوری فریفتگی کیساتھ چکر لگاتے ہیں۔ چوکھٹ پر سر ہے تو کہیں دیواروں اور پتھروں پر لب۔ امر علی الدیار دیار لیلی[1] --- اقبل ذالجدار وذ الجدارا
وماحب الدیار شغفن قلبی -- ولکن حب من نزل الدیار
کسی نے اگر جھوٹی سی خبر دی کہ معشوق کا جلوہ فلاں جگہ نمودار ہونے والا ہے' تو بے سر وپیر ہو کر دوڑتے وہاں پہنچے' نہ کانٹوں کا خیال ہے' نہ راستے کے پتھروں کی فکر ہے' نہ گڑھوں میں گرنے کا سوز ہے' نہ پہاڑوں کی سختیوں کا ڈر ہے' بعنوان بنی عامر کا سماں بندھا ہوا ہے۔ بدن میں اگر جوں ڈھیروں پڑی ہیں تو کیا پروا ہے' اہل عقل اور اہل زمانہ اگر پھبتیاں اڑاتے ہیں تو کیا شرم ہے۔ جب پیت بھئی تب لاج کہاں　سنسار ہنسے تو کیا ڈر ہے
دکھ درد پڑے تو کیا چنتا　اور سکھ نہ رہے تو کیا ڈر ہے

---

(۱)　مجنوں کہتا ہے کہ میں لیلیٰ کے کوچہ پر گزرتا ہوں تو کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں اور کبھی اس دیوار کو میرے دل میں دراصل کوچہ کے در ودیوار نے کوئی جگہ نہیں بنائی ہے بلکہ اس گلی کے رہنے والی نے۔

اگر ناصح نادان، معشوق اور عشق سے روکتا ہے، تو جس طرح آگ پر پانی کے چھینٹے اس کو اور بھڑکا دیتے ہیں اسی طرح آتش عشق اور بھڑک جاتی ہے، نادان ناصح کو پتھر مارتے ہوئے اپنے آپکو قربان کر دینے کیلئے بیتاب ہو جاتے ہیں۔

ع ناصحا مت کر نصیحت دل مرا گھبرائے ہے

ویمهجتی یا عاذلی الملک الذی اسخطت کل الناس فی ارضاءہ

اے ملامت گر میری جان اس بادشاہ پر قربان ہے کہ جسکے راضی رکھنے کی غرض سے میں نے تمام لوگوں کو ناخوش کر دیا ہے۔ فومن احب لاعصینک فی الھویٰ قسما به ویحسنه وبهائم

اے ملامت گر میں محبوب کے حسن و جمال کی قسم کھاتا ہوں کہ محبت کے بارے میں ضرور تیری نافرمانی کرونگا۔ (متنبی)

میرے محترم! یہ تھوڑا سا خاکہ حج اور عمرہ کا ہے، اگر دل میں تڑپ اور سینہ میں درد نہ ہو تو زندگی ہیچ ہے، وہ انسان بھی انسان نہیں جس کے دل و دماغ، روح، اعضاء رئیسہ محبوب حقیقی کے عشق اور ولولہ سے خالی ہیں، یہاں عقل کے ہوش گم ہیں، جسقدر بھی بے عقلی اور شورش ہوگی اور جس قدر بھی اضطراب اور بے چینی ہوگی، اسی قدر یہاں کمال شمار کیا جائے گا۔

ے موسیا آداب دانا دیگر اند سوختہ جان دردانان دیگر اند

کفر کافر رادین دیندار را ذرۂ دروت دل عطار را

عقل وحیا کے مقید ہونے والے عشاق آرام اور راحت کے طلبگار محبین اپنی سچائی کے اثبات سے عاجز ہیں۔

ے عشق چوں خام است باشد بسنہ ناموس وننگ پختہ مغزان جنون را کے حیاء زنجیر پا است

اس وادی میں قدم رکھنے والے کو سرفروشی اور ہر قسم کی قربانی کے لئے پہلے سے تیار رہنا ضروری ہے، آرام اور راحت، عزت اور جاہ کا خیال بھی اس راہ سخت ترین میں بدنام کرنے والا گناہ ہے۔

ناز پروردہ تنعم نہ بردراہ بدوست عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد

یقین می داں کہ آں شاہ نکونام بدست سر بریدہ می دہد جام

مولانا المحترم! اس وادی پرخار میں قدم رکھتے ہیں، اور پھر متلی کا، سر کے چکر کا، بیماری کا ضعف کا، تکلیف کا، عزت و جاہ کا فکر ہے، افسوس ہے، مردانہ وار قدم بڑھایئے، اگر تکلیف سامنے ہو تو خوش قسمتی سمجھئے، اگر ستائے جائیں تو محبوب کی عنایت جانئے، پس پردہ طوطی صفت کون کرا رہا ہے، مجنون لیلیٰ کے کاسہ توڑ دینے پر رقص ہوتا ہے، جس سے وہ اپنے خاص تعلق کا اثبات کرتا ہے، اور آپ یہاں جھجکتے ہیں۔ کلا والله کلا والله اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل قول صادق امین ہے قیمة المرو همته

بقدر الجد تکتسب المعالی ومن رام العلی سهر اللیالی

بہ انداز محنت بلند درجات حاصل ہو سکتے ہیں، جو شخص بلند درجہ کا قصد کرتا ہے وہ برابر رات کو جاگتا ہے۔

سوائے رضا محبوب حقیقی اور کوئی دھن نہ ہونی چاہیے۔

دنیا و آخرت رابگو اروحق طلب کن کایں ہر دو لولیاں رامن خوب می شناسم